german cooperation
DEUTSCHE ZUSAMMENARBEIT

Supported by giz

Individualland
Creating space for the individual

صنفی حساسیت کے حوالے سے پولیسنگ

تربیتی مینوئل برائے جونیئر پولیس اہلکار

سپورٹ فار کپیسٹی ڈویلپمنٹ ان کرمنل انویسٹیگیشن سروسیز ان پاکستان II (سی آئی ایس II)

STRIVING TO SERVE
SINDH POLICE

صنفی حساسیت کے حوالے سے پولیسنگ

تربیتی مینوئل برائے جونیئر پولیس اہلکار

سپورٹ فار کپیسٹی ڈویلپمنٹ ان کرمنل انویسٹیگیشن سروسیز ان پاکستان II (سی آئی ایس II)

ترجمہ: سندس سیدہ

تربیتی مینوئل ڈویلپمنٹ ٹیم: فرحان خالد، سندس سیدہ، انعم باسط اور ریحان علی، حور کاکڑ

جائزہ: اقبال احمد ڈیتھو

ڈیزائنر: ڈاٹ لائینز

کتابچہ کی تیاری کے لیے مالی امداد فراہم کرنے پر "سپورٹ فار کپیسٹی ڈویلپمنٹ ان کرمنل انویسٹیگیشن سروسیزان پاکستان (سی آئی ایس II)، جی آئی زی۔سی آئی ایس II" کے مشکور ہیں۔ اقبال احمد ڈیتھو صاحب کا خصوصی شکریہ کہ انہوں نے مینوئل کا جائزہ لینے اور مینوئل سے پہلے سندھ پولیس کے ساتھ منعقد کروائے گئے مشاورتی سیشن میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اس کام کو کسی طور بھی سندھ پولیس کے تعاون کے بغیر یقینی نہیں بنایا جاسکتا تھا۔ انڈویجوئل لینڈ پاکستان کسی بھی صورت میں کام کی تمام تر ذمہ داری قبول کرتا ہے۔

انڈویجوئل لینڈ

مکان نمبر 289، اسٹونیا ایونیو

سفاری ویلاز III، بحریہ ٹاؤن

اسلام آباد، پاکستان

فون نمبر: ۲ ۵۷۳۲۷۹۱ ۵۱ +۹۲

ای میل: info@individualland.com

یوآر ایل: www.individualland.com

تعاون:

یہ تربیتی مینوئل جرمن سوسائٹی برائے بین الاقوامی تعاون (جی آئی زی پاکستان) کے تعاون سے تیار کیا گیا

سپورٹ فار کپیسٹی ڈویلپمنٹ ان کرمنل انویسٹیگیشن سروسیزان پاکستان، (سی آئی ایس II)، جی آئی زی۔سی آئی ایس II

یوآر ایل: www.giz.de

اشاعت کا سال: ۲۰۱۸

انتباہ:

یہ اشاعت جرمن وفاقی خارجہ آفس (اے ے) بمہ تعاون سی آئی ایس۔II (Deutsche Gesellschaft für Internationale Zusammenarbeit (GIZ) GmbH) سے تیار اور شائع کی گئی ہے۔ تاہم اس اشاعت میں بیان کردہ خیالات جی آئی زی پاکستان کی نمائندگی نہیں کرتے۔

فہرست

عنوان **صفحہ نمبر**

مینوئل سے کون مستفید ہو سکتا ہے؟ -- ۱
تربیتی مینوئل کے استعمال کا طریقہ کار --- ۱
تربیتی مینوئل کے مقاصد -- ۱
مینوئل کے نتائج یا اثرات --- ۱
مینوئل کی ساخت -- ۲
تعارف --- ۲
مینوئل کی تیاری -- ۵
اہم تصورات کی وضاحت -- ۶
صنفی شمولیت اور صنفی مین اسٹریمنگ (مرکزی جمعیت) میں فرق -------------------------- ۷
پاکستان کے آئین میں صنف پر مبنی انسانی حقوق ------------------------------------- ۱۲
تربیتی پروگرام --- ۱۲
سرگرمیاں --- ۱۳
پہلا دن -- ۱۳
دوسرا دن --- ۲۰
تیسرا دن --- ۲۲
ضمیمہ --- ۲۶

مینوئل سے کون مستفید ہوسکتا ہے؟

اس تربیتی مینوئل کا مقصد تربیت کاروں خاص کر پولیس کے کام کی نوعیت اور صنفی شمولیت کی اہمیت کے حوالے سے تربیت فراہم کرنا ہے۔تاہم یہ مینوئل پولیس کے محکمے میں قومی اور عالمی سطح پر موجود صنفی شمولیت کے حوالے سے بنائی گئی پالیسیوں اور طریقہ کار پر توجہ مرکوز کرواتا ہے۔ اس مینوئل کو سندھ پولیس کی تربیت کے دوران راہنمائی حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

- ☆ پولیس کی خدمات کو صنفی شمولیت کے حوالے سے بہتر بنانے کے لیے خیالات فراہم کرتا ہے۔
- ☆ پولیس کے محکمے اور تھانوں میں صنفی شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے تصورات اور عملی اقدامات فراہم کرتا ہے۔
- ☆ مزید برآں اس کو پولیس تربیت کاروں، پولیس کی تربیتی اکیڈمی کے اساتذہ، اور دیگر اسٹیک ہولڈرز استعمال کر سکتے ہیں۔
- ☆ پولیس کے تربیتی کالجوں، اسکولوں اور اکیڈمیوں میں نصاب کے طور استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- ☆ پولیس کے صنفی مسائل کے حوالے سے تصورات، ٹولز اور طریقہ کار سمجھانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

تربیتی مینوئل کے استعمال کا طریقہ کار

- تربیتی مینوئل کا تربیتی پروگرام اور تھیوری کو انفرادی طور پر یا اکھٹا استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- تربیتی پروگرام میں سرگرمیوں کا دورانیہ، ورکشاپ کے دورانیے کے مطابق کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے۔

تربیتی مینوئل کے مقاصد

- ☆ صنفی شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے پولیس کے تربیتی مراکز کو نصاب کی نظر ثانی کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔
- ☆ پولیس کے جونیئر کیڈر کے رویے پر خواتین اہلکاروں سے بات چیت کو بہتر بنانے پر زور دینا تا کہ پولیس اسٹیشنز کو صنفی حساسیت کے حوالے سے بہتر بنایا جائے۔
- ☆ جونیئر پولیس اہلکاروں کو صنفی شمولیت کو مد نظر رکھتے ہوئے شہریوں خاص طور پر عورتوں اور مخنث کو سہولت فراہم کرنے کے حوالے سے تربیت فراہم کرنا۔

مینوئل کے نتائج یا اثرات

- ☆ جونیئر پولیس اہلکار خاص طور پر اسسٹنٹ سب انسپکٹر، ہیڈ کانسٹیبل اور کانسٹیبل اس قابل ہوں گے کہ
- ☆ مختلف صنفی نظریات کے درمیاں فرق کر کے پولیس کے طریقہ کار میں اسکی مطابقت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ خواتین اور مخنث سے بات کرتے وقت صنف کی بنیاد پر دقیانوسی تصورات کے استعمال کو کم کرسکیں۔

☆ پاکستان کے موجودہ آئینی قوانین کی روشنی میں صنف سے متعلق مسائل سے نمٹ سکیں اور خواتین اور مخنث کے انسانی حقوق کو یقینی بنانے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

مینوئل کی ساخت

یہ تربیتی مینوئل انڈ ویجوئل لینڈ کی جانب سے کی گئی وسیع تحقیق کی نشاندہی پر مبنی ہے۔ مینوئل دو حصوں پر مشتمل ہے۔

پہلا حصہ: تھیوری

دوسرا حصہ: تربیتی پروگرام

تھیوری میں جنسی شمولیت کے حوالے سے سندھ میں پولیس کے محکمے میں موجود تفرقات اور مسائل کو مدنظر رکھ کر تصورات کی وضاحت، رویے اور صنف کے حوالے سے بنائے گئے قوانین پر توجہ دی گئی ہے۔ تربیتی پروگرام مثالوں، تربیتی مواد اور تربیتی طریقہ کار پر مبنی ہے۔ ضمیمہ میں تمام تر مواد کا حوالہ شامل کیا گیا ہے۔ قومی اور عالمی سطح کی جو مثالیں استعمال کی گئیں ہیں اور جن حوالہ جات کو شامل کیا گیا ہے وہ بھی ضمیمہ میں شامل کی جا رہی ہیں۔

تعارف

نیشنل پولیس بیورو کے ۲۰۱۷ء کے اعداد و شمار کے مطابق خواتین پولیس کے محکمے کی کل تعداد کے ۲ فیصد سے بھی کم ہیں[۱]۔ پولیس کے محکمے میں پاکستان میں کُل ۶۳۳۶ خواتین ہیں جن میں سے ۹۶ سندھ پولیس میں ہیں، جو کہ سندھ پولیس کے محکمے کا ۱.۵ فیصد ہیں[۲]۔ اس کے علاوہ شہریوں کی پولیس کی خدمات تک رسائی حاصل کرنا، خاص طور پر خواتین اور مخنث کی رسائی تھانوں پر موجود پولیس اہلکاروں کی صنفی حساسیت میں کمی کی وجہ سے رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔ لہذا، انصاف تک رسائی مشکل ہو جاتی ہے اس وقت جب پولیس اہلکار یہ کہتے ہیں کہ خواتین سے متعلق جرائم یا مسائل کو الگ حل کیا جائے، اگر مقدمات درج ہو جائیں تو پراسیکیوشن سست روی دکھاتی ہے یا پھر متعصب رویہ اپناتی ہے۔ اسکی مثال سندھ میں ضلع لاڑکانہ سے لی جا سکتی ہے، جہاں ۲۰۱۶ء۔ ۲۰۱۷ء کے درمیان ڈپٹی انسپکٹر جنرل کمپلینٹ سیل میں ۵۱۷ کیس درج ہوئے، جن میں سے تقریبا ۱۴ فیصد کیس کو کامیابی سے حل کر لیا گیا[۳]۔ اسکے علاوہ، جیکب آباد کے اعداد کے تجزیہ کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ (۲۰۰۸ء۔ ۲۰۱۶ء کے درمیان) غیرت کے نام پر قتل کے واقعات کے ۱۸۸ واقعات اور ۲۲ عصمت دری کے واقعات میں سے کسی ایک مجرم کو

---

[۱]DAWN, "Women make up less than 2pc: report", April 26, 2017, retrieved from: https://www.dawn.com/news/1329292 Date of Access: February 28, 2018
[۲] Daily Times, "Engendering Policing in Pakistan", Dr. Rakhshinda Perveen, September 13, 2017, retrieved from: https://dailytimes.com.pk/117176/engendering-policing-in-pakistan/ Date of Access: February 28, 2018
[۳] Shared by DIG Larkana at a consultation meeting conducted by Individualland Pakistan in collaboration with Deutsche Gesellschaft für Internationale Zusammenarbeit (GIZ) at Larkana, February 14, 2018

بھی سزا نہیں ہوئی، بلکہ وہ آزاد ہیں[۴]۔مزید یہ کہ رپورٹ میں مبینہ افراد کے بری ہونے کا ذکر کیا گیا ہے، جس پر کریمنل لاء (تیسری ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۱ء سیکشن ۳۱۰۔اے (صلح کے لیے، بدلے میں یا سوارا کی سزا) کے تحت سترہ کیس درج ہیں[۵]۔ یہ اعداد و شمار پولیس کے محکمے میں موجود مسائل کی نشاندہی کرتے ہیں جو کہ صنفی پالیسیوں، طریقہ کار اور صنفی حساسیت کے نکتہ کو نظر انداز کرنے کی مثالیں ہیں۔ پولیس کے محکمے میں صنفی حساسیت کا معاملہ پولیس کے محکمے میں موجود ہے، جس کو کم کرنے کے لیے قومی اور صوبائی سطح پر مختلف اقدامات کیے جاتے رہے ہیں۔ یہ اقدامات پالیسیوں کو متعارف کرانے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں، بنیادی ڈھانچے اور طریقہ کار میں تنظیمی سطح پر صنفی نکتہ نظر کو سامنے رکھ کر شہریوں کو خدمات فراہم کرنے کے طریقہ کار کو بہتر بنایا جا سکے۔ سندھ میں پولیس کے محکمے میں پالیسی کی سطح پر اقدام کے نتیجے میں خواتین کے کوٹے کو تین فیصد بڑھا دیا گیا تا کہ خواتین کی نمائندگی کو پولیس کے محکمے میں یقینی بنایا جا سکے، اب سندھ پولیس میں خواتین کا کوٹہ ہر رینک میں ۵ فیصد مقرر کیا گیا ہے[٦]۔مزید یہ کہ ۲۰۱۸ء مارچ میں انسپکٹر جنرل پولیس سندھ کی جانب سے پیش کی گئی تجویز پر کام جاری ہے جس میں کہا گیا تھا کہ خواتین کے پولیس اسٹیشنوں کو خواتین اور بچوں کے پولیس اسٹیشن کے طور پر متعلقہ افرادی قوت اور وسائل کو بڑھا کر دوبارہ تخصیص کیا جائے[۷]۔ لاڑکانہ رینج [۸] سندھ میں صنفی حساسیت کے حوالے سے اٹھائے گئے اقدام میں ۶۹ مختلف رینک کی خواتین پولیس اہلکاروں کو لاڑکانہ کے ۵ اضلاع میں موجود ۲۲ ریسکیو سنٹرز پر تعینات کیا جانا شامل ہے[۹]۔اسکے ساتھ ساتھ ۳۵ خواتین پولیس کو ۳۱ خواتین کے لیے مقرر کردہ ڈیسک جو کہ لاڑکانہ رینج کے ۵ اضلاع میں ہیں پر تعینات کیا جائے گا۔

مزکورہ بالا اقدامات کے باوجود، صوبہ سندھ کے تھانے خواتین پولیس اہلکاروں، خواتین اور مخنث سے نمٹنے کے حوالے سے صنفی حساسیت سے مبرا ہیں۔انڈویجوئل لینڈ پاکستان نے مندرجہ ذیل قلتوں کی نشاندہی کی ہے، جو کہ صنفی شمولیت کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کے باوجود موجود ہیں۔

- ☆ خواتین پولیس اہلکاروں کے بارے میں شہریوں اور انکے مرد ساتھیوں کے منفی خیالات
- ☆ خواتین کے تھانوں میں وسائل کی کمی
- ☆ خواتین پولیس اہلکاروں کی مہارتوں کو فروغ اور بہتر بنانے کے لیے ادارے کی عدم دلچسپی
- ☆ خواتین اور مخنث کو خدمات فراہم کرنے کے لیے تربیت کا فقدان یا کمی
- ☆ خواتین کے لیے محدود کوٹہ اور گھر سے حوصلہ شکنی

خواتین پولیس کی نا اہلی، غیر موثر پولیس کے طریقہ کار کا استعمال شہریوں اور ساتھیوں کے منفی رویے کی وجہ ہے۔انڈویجوئل لینڈ نے اپنی جامع تحقیق سے صنفی طور پر حساس اور ذمہ دارانہ پولیسنگ کے لیے خواتین کے یونیفارم میں کردار کی اہمیت کو سمجھا ہے، تاہم مرد پولیس اہلکاروں کے ذہنوں پر سماجی اور ثقافتی تصورات اثر انداز ہوتے ہیں[۱۰]۔تاہم خواتین پولیس کو مرکزی دھارے سے الگ کر کے مخصوص ڈیوٹیوں پر تعینات کیا

---

[۴] Daily Times, "Access to Justice and Women Rights", Jamil Junejo, August 23, 2017, Retrieved from: https://dailytimes.com.pk/119725/access-to-justice-and-women-rights/ Date of Access: March 13, 2018
[۵] Daily Times, "Access to Justice and Women Rights", Jamil Junejo, August 23, 2017, Retrieved from: https://dailytimes.com.pk/119725/access-to-justice-and-women-rights/ Date of Access: March 13, 2018
[٦] DAWN, "Sindh govt increases female police quota from 2pc to 5pc", Imtiaz Mugheri, December 20, 2017. Retrieved from: https://www.dawn.com/news/1377769 Date of Access: February 28, 2018
[۷] Express Tribune, "Sindh Police decides to rename women police stations as 'women and children police station'",
[۸]March 7, 2018. Retrieved from: https://tribune.com.pk/story/1652752/1-sindh-police-decides-rename-women-police-stations-women-children-police-station/ Date of Access: March 7, 2018
[۹] Districts included in Larkana Range are Larkana, Qambar, Shikarpur, Jacobabad, and Kashmore.
Shared by DIG Larkana at a consultation meeting conducted by Individualland Pakistan in collaboration with Deutsche Gesellschaft für Internationale Zusammenarbeit (GIZ) at Larkana, February 14, 2018.It is pertitent to mention that these Women Rescue Centres were notified in compliance of case Rehmat Bibi Vs SHO Karan (PLD 2016)
[۱۰] Individualland Pakistan, "Male Police Perception of Women Police in Pakistan", Gulmina Bilal, 2012
Women Police as the Agents of Change, Individualland Pakistan, 2015, Retrieved from: http://www.dailymotion.com/video/x37cuh7 Date of Access: March 30, 2018

جاتا ہے جس کی وجہ سے پولیس کے کاموں میں ان کی شمولیت محدود کردی جاتی ہے۔ جو کہ انہیں خود مختاری سے تحقیق کرنے، فیلڈ کے کام کرنے، اور پولیس اسٹیشن کے دیگر امور اور افعال انجام دینے میں محدود کردیتا ہے۔ بحر حال صلاحیتوں کی تعمیر کے حوالے سے خواتین پولیس کے لیے تربیت حاصل کرنے کے مواقع موجود ہیں[۱۱]۔ خواتین کے لیے مقرر کردہ کوٹہ میں اضافہ مسئلے کا حل نہیں ہے کیونکہ خواتین کی پولیس کے محکمے میں نمائندگی کو یقینی بنانے کی ضمانت فراہم نہیں کرتا۔ دیگر، خواتین اور مخنث سے نمٹنے کے دوران محدود وسائل اور انفراسٹرکچر کے مسائل خواتین پولیس کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

عمومی طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ تھانوں کو خواتین پولیس کے حوالے کرتے وقت مرمت کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کیا جاتا، اس کے علاوہ ان تھانوں کا انفراسٹرکچر بھی خواتین کے لیے موزوں نہیں ہوتا۔ خواتین کے لیے ماڈل پولیس اسٹیشن کے لیے صنفی لحاظ سے بنیادی ڈھانچے کی موجودگی، ذرائع نقل و حمل اور دیگر صنفی لحاظ سے موضوع سہولیات کی ضرورت ہوگی۔ صنفی لحاظ سے موضوع انفراسٹرکچر کی بات کی جائے تو اسکی مد میں اسلام آباد کے خواتین پولیس اسٹیشن میں ڈے کیئر سنٹر موجود ہے جس میں پولیس اہلکار اور حراست میں لی گئی خواتین کے ساتھ موجود بچوں کو رکھا جاسکتا ہے [۱۲]۔ اسکے ساتھ اسلام آباد خواتین پولیس اسٹیشن میں کمپلینٹ سیل بھی موجود ہے جہاں خواتین اور بچوں کے حوالے سے واقعات کا اندراج کیا جاتا ہے، اسکے علاوہ پولیس موبائل بھی موجود ہے [۱۳]۔ اس کے برعکس سندھ میں خواتین پولیس اسٹیشن کا انفراسٹرکچر خواتین کی ضروریات کے لحاظ سے موضوع نہیں ہے۔ مثال کے طور پر، خواتین کے ایک تھانے میں باتھ روم مردوں کے لیے بنائے گئے تھے جب پولیس اسٹیشن خواتین کے حوالے کیا گیا تو باتھ روم کا انفراسٹرکچر موضوع نہیں تھا اور نہ ہی پانی کی سہولت موجود تھی۔ جبکہ میر پور خاص میں خواتین کو جو تھانہ دیا گیا تھا اس میں پرانے والے باتھ روم کی چھت گر جانے کے باعث وہاں باتھ روم موجود ہی نہیں تھا۔ حیدر آباد اور لاڑکانہ کے پولیس اسٹیشن جن کا افتتاح تمام سہولیات کے ساتھ خواتین کے تھانوں کے طور پر کیا گیا تھا، بہتری پر جانے کی بجائے پستی کی جانب جاتے رہے۔ حیدر آباد خواتین کے تھانے کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا، ایک ایک حصہ شہریوں کے لیے پولیس رابطہ کمیٹی، انسداد تجاوزات سیل اور خواتین پولیس اسٹیشن کے لیے مخصوص ہے۔ لاڑکانہ میں پولیس اسٹیشن میں سکیورٹی کے لیے سی سی ٹی وی کیمرہ بھی موجود تھا، اور تحقیق کے لیے تمام صوتی اور بصری اوزار موجود تھے، جو کہ وقت کے ساتھ اب وہاں موجود نہیں ہیں بلکہ تھانے کی حالت اچھی نہیں ہے۔ جب خواتین پولیس کو مختلف ڈیوٹیوں پر مختلف تہواروں پر بھیجا جاتا ہے تو دیر ہو جانے کی صورت میں بھی انکو وہاں سے ذرائع نقل و حمل فراہم نہیں کیے جاتے [۱۴]۔ یہ وہ قلتیں ہیں جو خواتین اور مخنث کو فراہم کیے جانے والے انصاف اور خدمات میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہیں۔

اقوام متحدہ (خواتین) نے بیورو آف انٹرنیشنل نارکوٹکس اینڈ لاء انیفورسمنٹ افیئر ز کے ساتھ مل کر خدمات کی ترسیل اور انصاف تک رسائی کی وجوہات کی شناخت کے لیے ایک مطالعہ کیا، پاکستان کے وہ شہر جو کہ خواتین پر ہونے والے تشدد کے لیے خطرناک ہیں ان میں سندھ سے خیر پور، کراچی اور دادو کو شامل کیا گیا تھا۔ مطالعے کے مطابق خواتین میں اپنے حقوق کے بارے میں کم علمی، انصاف کی فراہمی میں تاخیر اہم مسائل

---

[۱۱] Ibid.

[۱۲] Pakistan Today, "Islamabad Police Establishes Women and Child Protection Centre", January 29, 2018, Retrieved from: https://www.pakistantoday.com.pk/2018/01/29/islamabad-police-establishes-women-and-child-protection-centre/ Date of Access: march 30, 2018

[۱۳] Women Police as the Agents of Change, Individualland Pakistan, 2015, Retrieved from: http://www.dailymotion.com/video/x37cuh7 Date of Access: March 30, 2018

[۱۴] UN - Women, Asia & the Pacific, Retrieved from: http://asiapacific.unwomen.org/en/news-and-events/stories/2017/08/un-women-baseline-study-identifies-gaps Date of Access: March 8, 2018

ہیں[۱۵]۔اس کے علاوہ روزن تربیتی مینوئل بنا رہا ہے جسکا مقصد صنفی حساسیت کے حوالے سے بنیادی تصورات کو سمجھنا اور اہم سماجی مسائل کے حوالے سے صنفی حساسیت کو بڑھانا ہے۔اقبال ڈیتھو انسانی حقوق کے تربیت کار اور ماہر قانون، نیاز احمد صدیقی سابق انسپکٹر جنرل سندھ نے سندھ پولیس کے تعاون سے تربیتی ماڈیول بنایا ہے جسکا مقصد انسانی حقوق کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے پولیس کے کردار کے حوالے سے آگاہی فراہم کرنا اور مہارات میں اضافہ کرنا ہے۔

(تفصیلات کے لیے دیکھیں ضمیمہ ۵)

خواتین کے تھانوں (خواتین کے لیے مقرر کردہ ڈیسک اور سیل) بچوں اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے بنائے گئے سنٹر یا سیل کی فہرست ضمیمہ ۶ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

مینوئل کی تیاری

انڈ و یجوئل لینڈ پاکستان نے سپورٹ فار کپیسٹی ڈویلپمنٹ ان کرمنل انویسٹیگیشن سروسیز ان پاکستان II (سی آئی ایس II) کی مدد میں جرمن سوسائٹی برائے بین الاقوامی تعاون (جی آئی زی پاکستان) کے تعاون سے، سینئر اور جونیئر پولیس اہلکاروں کی سندھ کی چار رینجز سکھر، لاڑکانہ، حیدرآباد اور کراچی میں مشاورت سے، صنفی حساسیت کے حوالے سے موجود ناکامیوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو کہ مندرجہ بالا اقدامات کے باوجود موجود ہیں۔انڈ و یجوئل لینڈ کی جانب سے سندھ میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر، ہیڈ کانسٹیبل اور کانسٹیبل کے ساتھ کیے گئے مشاورتی اجلاس کے کلیدی نتائج درج ذیل ہیں۔

- ☆ جونیئر سطح کے پولیس اہلکار جنس اور صنف کے تصورات سے متعلق فرق کرنے میں ناکام رہے۔
- ☆ سماجی نفسیات اور دقیانوسی تصورات پولیس کے جونیئر سطح کے اہلکاروں کے رویوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- ☆ صنفی مسائل سے نمٹنے کے لیے پولیس اہلکاروں کی ناکافی مہارات (جیسے کہ انٹرویو اور تحقیق کرنا)۔
- ☆ پولیس اہلکاروں کی صنفی مسائل سے نمٹنے کے لیے طریقہ کار، آلات اور مختلف تکنیکات سے کم علمی۔
- ☆ خواتین اور مخنث کے حقوق کے حوالے سے پاکستان کے آئین کی روشنی میں ناکافی معلومات۔

ان اجلاس کے ساتھ انڈ و یجوئل لینڈ پاکستان نے اس موضوع پر پہلے سے موجود تحقیق کا جائزہ بھی لیا تاکہ موجودہ اقدامات جو کہ تصورات، بنیادی ڈھانچے، ضروریات اور قلتوں کو پورا کرنے کے لیے اٹھائے گئے ہیں انکی نشاندہی بھی کی جا سکے۔اس مینوئل میں ان تمام قلتوں کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو کہ صنفی حساسیت پر اٹھائے گئے اقدامات کے باوجود پولیس کے محکمے کا حصہ ہیں۔

[۱۵]UN - Women, Asia & the Pacific, Retrieved from: http://asiapacific.unwomen.org/en/news-and-events/stories/2017/08/un-women-baseline-study-identifies-gaps Date of Access: March 8, 2018

صنفی نقطہ نظر کے ساتھ مینوئل مندرجہ ذیل پر توجہ مرکوز کرواتا ہے۔

۱۔ اہم تصورات کی وضاحت

۲۔ شہریوں کو خدمات فراہم کرنے کے لیے مناسب رویے اور بات چیت کرنے کی مہارتوں کے نفسیاتی پہلو

۳۔ پاکستان کے آئین میں موجود انسانی حقوق کا جائزہ

اہم تصورات کی وضاحت

صنفی بنیادوں پر اہم تصورات درج ذیل ہیں۔

۱۔صنف: کسی فرد (مرد،عورت یا مخنث) کی سماجی طور پر بیان کی جانے والی خصوصیات ہیں،اس میں کسی کے مذکر یا مؤنث ہونے کا تصور پایا جاتا ہے۔

۲۔جنس: افراد کے حیاتیاتی امتیاز کے بارے میں آگاہ کرتی ہے۔

۳۔مخنث: ایسی اصطلاح جوان افراد کے لیے استعمال ہوتی ہے جن میں مرد اور عورت دونوں کی خصوصیات پائی جاتی ہوں۔حیاتیاتی ابہام کی بناء پر انہیں تیسری جنس میں شمار کیا جاتا ہے۔ان میں تین اقسام ہوتی ہیں مردوں کی ساخت رکھنے والے،عورتوں کی ساخت رکھنے والے اور تیسری قسم خنثہ ہے جس میں معلوم نہیں ہوسکتا کہ مرد ہے یا عورت ہے۔

۴۔ ٹرانس سیکشوئل: ٹرانس سیکشوئل عام طور پر مخنث کی ہی قسم ہیں۔لیکن ان میں پیدائشی طور پر حیاتیاتی ابہام نہیں پایا جاتا بلکہ بعد میں کسی بھی جنس سے تعلق رکھنے والے افراد جنسی خصوصیات سے خود کو متضاد سمجھیں اور متصاد جنس والی حرکات کرتے ہیں۔ایسی افراد اپنی جنس تبدیل کروانے کے لیے آپریشن کا سہارا لیتے ہیں۔

۵۔ انسانی حقوق: تمام انسانوں کے فطری حقوق جو انکو پیدائش سے موت تک بغیر کسی نسل،جنس،قومیت، زبان، مذہب،فرقہ کی تفریق کے حاصل ہیں۔ہر کسی کو بغیر کسی امتیازی سلوک کے تمام حقوق حاصل ہیں۔

۶۔ صنفی شمولیت یا جامعیت: صنفی مساوات کے لیے عورتوں اور مخنث بلکہ تمام جنس کے لوگوں کو ہر لحاظ سے (سیاسی،سماجی،اقتصادی اور ثقافتی طور پر) بااختیار بنایا جائے،ایسی پالیسیاں مرتب کی جائیں تا کہ تمام افراد کو مرکزی دھارے میں شامل کیا جائے تا کہ انکو تمام انسانی حقوق حاصل ہوں۔

۷۔ صنفی علیحدگی: یہ صنفی شمولیت سے متضاد اصطلاح ہے۔

۸۔ صنفی مین اسٹریمنگ (مرکزی جمعیت): صنفی مساوات کو فروغ دینے کے لیے عالمی سطح پر قابل قبول حکمت عملی ہے جس کو قانون سازی کے

تعین، پالیسیوں اور اقدامات کے ذریعے اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ تمام سرگرمیاں صنفی تناظر کو مدِ نظر رکھ کر تشکیل دی جائیں۔

صنفی شمولیت اور صنفی مین اسٹریمنگ (مرکزی جمعیت) میں فرق

صنفی شمولیت کا مطلب ہے تمام افراد (مرد، عورت اور مخنث) کو برابر یا مشترکہ رسائی ہو

جبکہ

صنفی مین اسٹریمنگ (مرکزی جمعیت) یہ ہے کہ موجودہ افراد کو پالیسیوں، اقدامات وغیرہ کے ذریعے فعال کرنا اور فروغ دینا۔

۹۔ **وجود میں لانا:** صنف کی ضروریات اور مفادات کو شامل کرنا، صنفی امتیاز پر مبنی پالیسوں کا ختم کرنے کے لیے طریقہ کار اور حکمت عملی بنانا۔

۱۰۔ **صنف پر مبنی انڈیکیٹرز:** ایسے ٹولز جو مرد و عورت کی صورتحال کی وقتاً فوقتاً پیائش اور موازنہ کریں۔ انکو مقداری (صنفی انصاف) اور کیفیتی (صنفی مساوات) طور پر ناپا یا پیائش کی جا سکے۔

الف۔ **انصاف/ ایکوٹی:** مختلف صنف کو منصفانہ اور جزوی طور پر سہولیات فراہم کی جائیں۔ جو کہ مساوی حقوق ملنے کی جانب پہلا قدم ہے

ب۔ **مساوات/ ایکویلٹی:** عورتوں اور مردوں کے لیے برابر حقوق، ذمہ داروں اور مواقعے کی بات کرتا ہے، مرد اور عورتوں دونوں کے مفادات، ضروریات اور ترجیحات کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔

۱۱۔ **صنفی بنیادوں پر امتیازی سلوک:** کسی مخصوص صنف کی جانب محدود روزگار کے مواقع، تنخواہ، صحت اور تعلیم کی سہولیات وغیرہ فراہم کرنے کے حوالے سے متعصب رویہ روا رکھنا۔

۱۲۔ **ہمدردی/ ایمپیتھی:** صورتحال کو سمجھنے اور تسلیم کرنے کی صلاحیت۔

۱۳۔ **احساس/ سمپیتھی:** مصیبت زدہ کے لیے تشویش یا فکر کا احساس کرنا۔

۱۴۔ **جرم:** کوئی بھی ایسا رویہ (حرکت) جو متعلقہ قانونی نظام میں رہتے ہوئے کسی بھی قانون کے تحت سزا کا مجاز ہے۔

۱۵۔ **ملزم:** ایسا شخص جس پر کسی جرم کے ارتکاب کا الزام ہو اور ابھی جرم ثابت نہ ہوا ہو۔

۱۶۔ **مجرم:** وہ شخص جس پر ثابت ہو جائے کہ اس نے جرم کا ارتکاب کیا ہے یا وہ اقرار جرم کر چکا ہو۔

۱۷۔ **نابالغ:** ۱۸ سال سے کم عمر شخص جب وہ کسی جرم کا مرتکب ہو، ان سے نمٹنے کے لیے بالغوں سے متعلق موجود طریقہ کار اپنایا جائے گا۔

۱۸۔ **قابل دست اندازی جرم:** ایسے جرائم جن میں پولیس کو کورٹ کے آرڈر سے اور اسکے بغیر گرفتار کرنے اور تحقیقات شروع کرنے کی اجازت ہو۔ یہ ایک مجرمانہ عمل ہے جس میں پولیس کے پاس عدالتی وارنٹ کے بغیر ایف آئی آر درج کرنے، تحقیق کرنے اور گرفتار کرنے کا اختیار ہے۔ یہ کون سے جرائم ہیں ان کی فہرست کریمنل پروسیجر کوڈ ۱۸۹۸ کے پہلے شیڈول میں درج ہیں۔

۱۹۔ **غیر قابل دست اندازی جرم:** ایسے جرائم جن میں پولیس کو بغیر عدالتی آرڈر کے کوئی کاروائی کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

۲۰۔ **جرم:** کوئی بھی ایسی کاروائی جس کی قانون میں سزا موجود ہو۔

۲۱۔ **تشدد:** کسی فرد یا اسکی ملکیت کو نقصان پہنچانے کے لیے جسمانی قوت کا استعمال کرنا۔

۲۲۔ **گالی یا بدسلوکی:** جذباتی یا نفساتی طور پر کیا جانے والا تشدد

۲۳۔ **صنف کی بنیاد پر تشدد:** ایسا تشدد جو صنف یا جنس کو بنیاد بنا کر کیا جائے۔

۲۴۔ **خواتین پر تشدد:** خواتین پر کیا جانے والا تشدد۔

۲۵۔ **جنسی تشدد:** جسمانی اور جذباتی قوت کے استعمال یا اسکے استعمال کے بغیر کی جانے والی کوئی بھی غیر اضطراری یا غیر مشترکہ جنسی سرگرمیاں۔ جو کہ شراکت دار، دوست خاندان، جاننے والے یا کسی بھی اجنبی کی جانب سے مرتب کی جاسکتی ہیں۔

۲۶۔ **تحقیقات:** مختلف طریقوں سے انٹرویو، تحقیقات، ثبوت جمع کرنے اور حقائق کی جانچ کرنے کا نظام۔

تحقیقات کا خلاصہ یہ ہے کہ زبانی، دستاویزی، یا کسی بھی طرح کا واقعات ثبوت یا مواد جو مجرم کا جرم سے تعلق کا ثبوت دے (کریمنل پروسیجر کوڈ کے سکشن ۴(ا) میں درج ہے)۔

۲۷۔ **تفتیش:** ایسا عمل جس میں مجرم سے کسی بھی جرم میں ملوث ہونے کے بارے میں پوچھ گچھ کی جاتی ہے۔

۲۸۔ **انٹرویو:** کسی بھی کاروائی کے عینی شاہدین یا ممکنہ مشتبہ افراد سے معلومات کے حصول کے لیے بات چیت کرنا ہے۔

سماجی نفسیات بمقابلہ صنفی مساوات پر مبنی کمیونیکیشن اسکلز

سماجی نفسیات، خیالات، زبان، افراد کی سوچ، پر روجہ مرکوز کرتی ہے اور افیکٹ۔ بیہیو یئر۔ کاگنیشن ٹرائی اینگل نظریے پر مبنی ہے[۱۶]۔ سماجی نفسیات کا بنیادی جز سماجی درجہ بندی ہے جو کہ دقیانوسی تصورات اور امتیازی سلوک کی بنیادی وجہ ہے[۱۷]۔ سماجی نفسیات کے دو بنیادی اصول انفرادی شخصیت اور ثقافتی ترتیب سماجی درجہ بندی کی جانب لے جاتا ہے[۱۸]۔ زیر غور صنف پر مبنی نقطہ نظر، سماجی درجہ بندی کا عمل صنفی علیحدگی کی جانب دھکیلتا ہے۔

☆ خیالات، احساسات، اور مختلف صنف کی جانب رویہ۔

☆ صنف کی بنیاد پر دقیانوسی تصورات کو فروغ دینا۔

[۱۶] Social Psychology, Stereotypes, prejudice and Discrimination , Chapter 12, Retrieved from: https://opentextbc.ca/socialpsychology/part/chapter-12-stereotypes-prejudice-and-discrimination/ Date of Access: March 27, 2018
[۱۷] Social Psychology, "Stereotypes, prejudice and Discrimination", Chapter 12, Retrieved from: https://opentextbc.ca/socialpsychology/part/chapter-12-stereotypes-prejudice-and-discrimination/ Date of Access: March 27, 2018

☆ کسی بھی کام کو عام کر کے بنیادی امتیازی سلوک کے لیے راہیں ہموار کرنا۔

مختلف صنفوں (عورتوں اور مخنث) کی جانب پولیس اہلکاروں کا غیر حساس رویہ سماجی درجہ بندی کی وجہ سے ہے جو کہ ثقافت کا حصہ بنا دیا جاتا ہے۔ پولیس اسٹیشن میں شہریوں کے ساتھ جانب دارانہ رویہ روا رکھا جاتا ہے جس میں عورتوں، مخنث اور خواتین پولیس اہلکار شامل ہیں۔

اسسٹنٹ سب انسپکٹرز، کانسٹیبلز اور ہیڈ کانسٹیبلز کا کردار شہریوں کے ساتھ رابطے پر منحصر ہے، کیونکہ شہریوں کا سب سے پہلا واسطہ زیادہ تر ان تین میں سے کسی سے ہوتا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان تینوں کا پولیس اسٹیشنوں میں صنفی شمولیت کو یقینی بنانے میں بنیادی کردار ہے۔ اس کردار کو بہتر طور پر نبھانے کے لیے پولیس اہلکاروں کے لیے ضروری ہے کہ ان میں موثر انداز میں بات کرنے کی صلاحیت اور مہارت ہو تا کہ صنفی شمولیت کو یقینی بنایا جا سکے۔ صنفی شمولیت کے لحاظ سے حساس بات چیت کی مہارت میں علمی اور جذباتی ذہانت ضروری ہے تا کہ موثر طریقے سے خواتین اور مخنث سے نمٹا جا سکے۔

صنفی شمولیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے شہریوں کو سہولیات فراہم کرنے (خاص طور پر عورتوں اور مخنث) میں پولیس کا طرزِ عمل، اور خواتین پولیس اہلکاروں کی جانب پیشہ ورانہ طرزِ عمل کی ذیل میں وضاحت کی گئی ہے۔

☆ عصمت دری، جنسی تشدد، گھریلو تشدد وغیرہ کے واقعات سے نمٹتے وقت ہمدردی کا اظہار کرنا۔ اس سے تشدد سے متاثرہ افراد کو حوصلہ ملتا ہے، اور پولیس پر اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے کہ وہ انکی مسئلے کے حل میں مدد کریں گے۔

☆ چہرے کے تاثرات اور اشاروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ کہ بیان کیے گئے پیغام کو کس انداز میں سمجھا جا رہا ہے۔ پولیس اہلکار کو اس بات سے آگاہ ہونا چاہیئے کہ مسئلے کو موثر طریقے سے حل کرنے میں ان کی باڈی لینگویج کیا تاثر دے رہی ہے۔

☆ خواتین پولیس اہلکاروں اور شہریوں (عورتوں اور مخنث) سے بات کرتے وقت صنفی حساسیت کا ثبوت دیں۔

☆ زبان سے اظہار کرنا ایک اہم ذریعہ ہے، جسکو مناسب طریقے سے استعمال کرنے کی ضرورت ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کوئی دقیانوسی تصورات پر یقین رکھتا ہے یا غیر جانبدار ہے۔ لہذا، اس لیے مرد، عورت اور مخنث سے بات کرتے وقت کون سی اصطلاحات استعمال کرنی چاہیں اس کے بارے میں آگاہی ہونا ضروری ہے۔ دقیانوسی جملے اور غیر جانبدارانہ اصطلاحات ضمیمہ ا میں دی گئیں ہیں۔ جو کہ تربیت کے دوران ہینڈ آؤٹ کے طور پر استعمال کی جائیں گی۔

☆ توجہ اور ہمدردی سے بات سننا اہم مہارت ہے جو کہ شہریوں خاص طور پر خواتین اور مخنث سے موثر انداز میں سہولت فراہم کرنے کے لیے

ضروری ہے، تاکہ صورتحال کا درست اندازہ لگایا جا سکے۔

اسسٹنٹ سب انسپکٹر، ہیڈ کانسٹیبل اور کانسٹیبل کی جانب سے عورتوں اور مخنث، متاثرین، عینی شاہدین اور ملزمان سے انٹرویو اور تحقیق ایسے کی جائے جس میں صنفی حساسیت کے عناصر کو مدِنظر رکھا جائے۔ عورتوں اور مخنث سے بات کرتے وقت ضروری ہے کہ مناسب الفاظ کا استعمال کیا جائے، مناسب فاصلہ برقرار رکھا جائے اور غیر جانبدار رہا جائے۔ اس سلسلے میں، صنفی پہلو کو مدِنظر رکھتے ہوئے تحقیقات کے عمل کی ذیل میں وضاحت کی جا رہی ہے[۱۹]۔

تحقیق

مرحلہ۱: قابل اعتماد ذرائع سے انٹرویو کے لیے ابتدائی تیاری۔

مرحلہ۲: متاثرہ یا مشتبہ افراد کے بارے میں ضروری معلومات۔

مرحلہ۳: تشدد کا شکار کی بجائے تشدد سے متاثرہ کا لفظ استعمال کریں۔

مرحلہ۴: احترام سے بات کریں۔

مرحلہ۵: مناسب (صنفی غیر جانبدارانہ اصطلاح) الفاظ کا استعمال کریں، دقیانوسی الفاظ یا جملے استعمال نہ کریں۔

اسکے ساتھ ساتھ، سننے کی موثر مہارت کا ہونا مخصوص اخلاقی رویوں سے واقفیت (صنفی حساس مسائل سے نمٹنے کے دوران) کے لیے نہایت اہم ہے۔ خواتین، مخنث اور خواتین پولیس سے بات کرتے وقت کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے ذیل میں درج ہے[۱۹]۔

کیا کرنا چاہیے (امور)

۱۔ دلچسپی کا اظہار کرنا

۲۔ دوسرے کو سمجھنا

۳۔ ہمدردی کا اظہار کرنا

کیا نہیں کرنا چاہیے [ممنوعہ امور]

۱۔ بحث کرنا

۲۔ ٹوکنا

۳۔ قیاس آرائی کرنا

[۱۸] Ibid.
[۱۹] Shared by Humaira Masihuddin at a Training of Trainers conducted with Women Police by Individualland Pakistan, 2017

۴۔ اگر کوئی ایک مسئلہ ہے تو اسکو حل کرنا
۵۔ مسئلے کی وجوہات سننا
۶۔ بیان کرنے والے کی مدد کرنا تا کہ وہ مسئلے اور اسکی وجوہات میں ربط بتا سکے
۷۔ مسئلہ بیان کرنے والے کی حوصلہ افزائی کرنا تا کہ وہ مسئلے کا حل تلاش کر سکے
۸۔ جہاں خاموش رہنا ہو وہاں خاموش رہے

۴۔ بلا جواز مشورہ دینا
۵۔ پوری بات سنے بغیر نتائج اخذ کرنا
۶۔ بیان کرنے والے کے جذبات سے متاثر ہو جانا

عورتوں اور مخنث سے انٹرویو کے دوران مخصوص جملوں کے استعمال سے مدد مل سکتی ہے جیسے کہ:

مناسب جملوں کا استعمال

۱۔ میں کیسے آپکی مدد کر سکتا یا سکتی ہوں؟
۲۔ میں آپکے لیے کیا کر سکتا یا سکتی ہوں؟
۳۔ یہ سن کر تکلیف ہوئی۔
۴۔ جو کچھ بھی ہوا اس میں آپکی کوئی غلطی نہیں تھی۔
۵۔ مجھے آپ پر یقین ہے۔
۶۔ آپکا مسئلہ اہم ہے۔
۷۔ کیا آپ سمجھتی ہیں کہ آپ غیر محفوظ ہیں؟
۸۔ کیا مزید حوالہ دے سکتے یا سکتی ہیں؟
۹۔ کیا آپکو کسی اور چیز کی ضرورت ہے؟
۱۰۔ اگر آپکو ضرورت ہو تو مجھ سے رابطہ کر سکتی ہیں۔۔۔۔
۱۱۔ مجھے اندازہ ہے آپ کن حالات سے گزر رہی ہیں، میں آپکی مدد کی کوشش کروں گا۔
۱۲۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ معلوم کر سکیں کہ آپکے لیے سب سے پہلے کیا کرنا ہے۔

پاکستان کے آئین میں صنف پر مبنی انسانی حقوق

موجودہ پالیسیوں، طریقہ کار، اور نئے قوانین کے بارے میں کم علمی پولیس اہلکاروں کو صنف سے متعلق معاملات کو حل کرنے کی صلاحیتوں میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔ پاکستان کے ۱۹۷۳ء کے آئین ہر شہری کو بغیر کسی مرد و عورت کی تفریق کے بنیادی انسانی حقوق کو یقینی بنانے کی بات کرتا ہے۔ قومی اور صوبائی سطح پر خواتین کے حوالے سے موجود قوانین کی فہرست ضمیمہ ۲ میں موجود ہے۔

تربیتی پروگرام

تین روزہ تربیتی پروگرام درج ذیل ہے۔

پہلا دن	
تعارفی سیشن 10:00 am - 10:30 am	تعارف اور سیاق وسباق
پہلا سیشن 10:30 am - 11:30 am	مختلف اصناف کے حوالے سے معلومات میں اضافہ کرنا
دوسرا سیشن 11:45 am - 01:00 pm	میں کون ہوں؟
تیسرا سیشن 01:00 pm - 02:00 pm	صنفی شمولیت یا جامعیت کیا ہے؟
کھانے اور نماز کا وقفہ 02:00 pm - 02:45 pm	
چوتھا سیشن 02:45 pm - 03:00 pm	وِکٹم اور سروائیور / شکار اور متاثرہ
پانچواں سیشن 03:00 pm - 03:30 pm	تھانوں میں صنفی علیحدگی کی وجہ سے دی پیش مشکلات کو اجاگر کرنا
چھٹا سیشن 03:30 pm - 04:30 pm	تھانوں میں صنفی طور پر جامع ماحول
دوسرا دن	
تعارفی سیشن 10:00 am - 10:30 am	گزشتہ دن کا اعادہ
پہلا سیشن 10:30 am - 11:15 am	پاکستان کے آئین میں خواتین کے حقوق
دوسرا سیشن 11:30 am - 12:50 pm	مقامی اور بین الاقوامی قوانین کا تجزیہ کرنا
تیسرا سیشن 12:50 pm - 01:10 pm	صنفی شمولیت یا جامعیت اور ایکٹولسنگ کی اہمیت

تیسرا دن	
تعارفی سیشن 10:00 am - 10:30 am	گزشتہ دن کا اعادہ
پہلا سیشن 10:30 am - 11:00 am	خواتین اور مخنث سے متعلق کیس کے لیے کمیونیکیشن کی مہارت اور توجہ سے سننے کی مشقیں
دوسرا سیشن 11:00 am - 11:20 pm	خواتین اور مخنث سے بات کرتے وقت ٹون کا خیال رکھنا
تیسرا سیشن 11:20 pm - 12:50 pm	صنفی بنیادوں پر (خواتین اور مخنث کے) تشدد کے کیس
کھانے اور نماز کا وقفہ 01:00 pm - 02:00 pm	
چوتھا سیشن 02:00 pm - 03:00 pm	انسانی اور آئینی حقوق کی روشنی میں پولیس اسٹیشن میں اپنائے گئے طرز عمل کا جائزہ لینا
آخری سیشن 03:00 pm - 03:45 pm	تینوں دنوں کا اعادہ کرنا

سرگرمیاں

تربیتی پروگرام میں شامل سرگرمیوں کو تفصیلاً بیان کیا جا رہا ہے۔

پہلا دن

آئیس بریکر کے ذریعے شرکاء کا ایک دوسرے سے تعارف کروایا جائے۔

پہلا سیشن: مختلف اصناف کے حوالے سے معلومات میں اضافہ کرنا

مقاصد

☆ جنس اور صنف کے فرق کو سمجھنا

☆ صنفی خصوصیات جن میں حیاتیاتی کے بجائے سماجی پہلو نمایاں ہوں ان پر بات چیت کرنا۔

درکار وقت: ۶۰ منٹ

درکار وسائل: دو رنگوں کے کارڈ (گلابی اور نیلے)، مارکر اور چارٹ

طریقہ کار

مرحلہ ۱: شرکاء کو نیلے رنگ کے کارڈ پر خواتین کی خصوصیات اور گلابی رنگ کے کارڈ پر مردوں کی خصوصیات لکھنے کو کہا جائے۔

مرحلہ ۲: سہولت کار فلپ چارٹ پر دو کالم بنائے ایک جانب خواتین لکھ دے اور ایک جانب مرد لکھے

مرحلہ ۳: شرکاء میں سے دو رضا کار لئے جائیں ان میں سے ایک گلابی کارڈ اور دوسرا نیلے کارڈ اکٹھا کرے گا۔

مرحلہ ۴: مردوں کی خصوصیات والے کارڈ مرد والے کالم پر لگا دیے جائیں اور خواتین کی خصوصیات والے کارڈ خواتین والے کالم پر لگا دیے جائیں۔

مرحلہ ۵: اب فلپ چارٹ پر دیے گئے مرد اور خواتین کے لیبل کو تبدیل کر دیا جائے۔ جس کے نتیجے میں مرد کے کالم کے نیچے خواتین کی خصوصیات آ جائیں گی اور خواتین والے کالم میں مردوں کی خصوصیات۔ خواتین کے لئے لکھی گئی خصوصیات کو مردوں کی خصوصیات کے طور پر اور مردوں کے لیے لکھی گئی خصوصیات کو خواتین کی خصوصیات کے طور پر دیکھتے ہوئے بات چیت کی جائے۔ اس طریقے سے سماجی اور حیاتیاتی خصوصیات کو نمایاں طور پر سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

مرحلہ ۶: سہولت کار واضح کرے کہ صنفی خصوصیات سماجی طور پر نہیں بلکہ حیاتی طور پر بنائی گئیں ہیں۔ اس بحث سے شرکاء مردوں اور عورتوں کی سماجی اور حیاتیاتی خصوصیات میں فرق کو سمجھ سکیں گے۔

دوسرا سیشن: میں کون ہوں؟

مقصد:

☆ اس حوالے سے فہم میں اضافہ کرنا کہ صنفی بنیادوں پر دقیانوسی تصورات کیسے پیدا ہوتے ہیں۔

درکار وقت: ۹۰ منٹ

درکار وسائل: کوئز کی پرنٹ کاپیاں (ضمیمہ ۳ میں دی گئی ہیں) اور مارکر

طریقہ کار

مرحلہ ۱: تمام شرکاء کو اس بحث میں مشغول کیا جائے گا کہ آپ کو کب معلوم ہوا کہ آپ کا تعلق کسی مخصوص جنس سے ہے۔

مرحلہ ۲: تمام شرکاء کو کوئز کی کاپی فراہم کی جائے۔ شرکاء کو کوئز مکمل کرنے کے لئے دس منٹ دیے جائیں۔ سہولت کار تمام سوالات پڑھ کر سنائے اور اگر شرکاء کا کسی سوال پر کوئی استفسار ہو تو اس کی وضاحت کرے۔

مرحلہ ۳: شرکاء مرد اور عورت کے بارے میں دقیانوسی تصورات کو اجاگر کریں اور سماج کی جانب سے مرد اور عورت کے متضاد کرداروں پر بحث کریں جن کی اس کوئز میں نشاندہی کی گئی ہے۔

"غور طلب سوالات"

۱۔ مرد میک اپ کیوں نہیں کرتے جیسا کہ خواتین کرتی ہیں؟
۲۔ کیا آپ نے کبھی کسی خاتون کو سڑک پر ٹرک چلاتے دیکھا ہے؟
۳۔ کیا مرد اچھی ماں بن سکتے ہیں؟
۴۔ خواتین گارڈ کا پیشہ کیوں نہیں اپنا سکتیں؟
۵۔ کوئی مرد گھر میں کپڑے کیوں نہیں سیتا جبکہ زیادہ تر پیشہ ور درزی مرد ہوتے ہیں؟
۶۔ ایسا کیوں ہے کہ گھر میں بہت کم مرد کھانا بناتے ہیں جبکہ زیادہ تر شیف مرد ہیں؟
۷۔ زیادہ تر خواتین کو کیوں باتونی کہا جاتا ہے جبکہ مرد زیادہ باتیں کرتے ہیں؟

مرحلہ۴: نسوانیت اور مردانگی کے بارے میں معاشرتی دقیانوسی تصورات پر بحث کی جائے۔

مرحلہ۵: مذکورہ بالا بحث کے نکات کو سامنے رکھتے ہوئے شرکاء سے کہا جائے کہ معاشرہ کی جانب سے سونپے گئے مخنث کے دقیانوسی کردار کی نشاندہی کریں۔

تیسرا سیشن: صنفی شمولیت یا جامعیت کیا ہے؟

مقصد

☆ صنفی شمولیت کی اہمیت کو اجاگر کرنا

درکار وقت: ۹۰ منٹ

درکار وسائل: پاور پوائنٹ پریزنٹیشن، براؤن پیپر، کارڈ اور مارکر

طریقہ کار

مرحلہ۱: سہولت کار پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کے ذریعے صنفی شمولیت کی اصطلاح اور اسکے فوائد واضح کرے

مرحلہ۲: سہولت کار درج ذیل ٹیبل براؤن شیٹ پر بنائے

خواتین اور مخنث کو خدمات کی فراہمی		
پولیس کے امور	**صنفی شمولیت کی مثالیں**	**صنفی علیحدگی کی مثالیں**
انٹرویو	خاتون تحقیقاتی افسر کی موجودگی	مرد پولیس اہلکار کا خاتون سے ناگزیر سوالات کرنا
تحقیق	مناسب الفاظ کا استعمال	دقیانوسی تصورات اور جملوں کا استعمال
چھاپے	احترام کرنا اور منصفانہ رویہ	خاتون پولیس اہلکار کی غیر موجودگی
تلاشی لینا	خاتون اہلکار	خاتون پولیس اہلکار کی غیر موجودگی
شکایات کا اندراج	شہریوں کو دشواری پہنچائے بغیر فوری طور پر عمل کرنا	متعصب رویہ روا رکھنا
ایف آئی آر کا اندراج	ہمدردی کا اظہار کرنا	شکایات سننے میں ہچکچاہٹ

☆ تمام شرکاء سے صنفی شمولیت اور علیحدگی کی ایک ایک مثال کارڈ پر لکھنے کو کہا جائے۔

☆ کارڈ اکٹھے کر کے بورڈ پر انکے عنوانات کے نیچے چسپاں کر دیے جائیں۔

☆ سہولت کار اس بات پر بحث کروائے کہ کون سے ایسے کام ہیں جو ہو رہے ہیں اور کون سے ہونے چاہییں۔

مرحلہ۳: شرکاء کو تین گروہوں میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروہ صنفی علیحدگی کو صنفی شمولیت میں تبدیل کرنے کے لیے حکمت عملی بنائے

مرحلہ۴: ہر گروپ میں سے ایک فرد پریزنٹیشن دے۔

مرحلہ۵: سہولت کار اپنی رائے دے اور بتائے کہ کیسے ہر شخص کا اہم کردار ہے صنفی شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے۔

چوتھا سیشن: وِکٹم یا سروائیور / شکار اور متاثرہ

مقصد

☆ انٹرویو اور تحقیقات کرتے وقت مناسب الفاظ استعمال کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرنا۔

درکار وقت: ۶۰ منٹ

طریقہ کار

مرحلہ۱: شرکاء سے پوچھا جائے کہ کون سی اصطلاح مناسب ہے "ریپ وِکٹم" یا "ریپ سروائیور"، عصمت دری کا شکار یا عصمت دری سے متاثرہ۔

مرحلہ۲: اس پر بحث کی جائے کہ کون سی اصطلاح استعمال کرنا مناسب ہے اور کیوں۔ سہولت کار واضح کرے کہ خواتین سے متعلق تشدد مندرجہ ذیل تک محدود نہیں ہیں۔

خاندان میں ہونا والا جنسی، جسمانی یا نفسیاتی تشدد

- مار کٹائی، بچی کے ساتھ گھر میں جنسی زیادتی
- جہیز کی وجہ سے تشدد

- شوہر یا بیوی کی جانب سے عصمت دری۔
- عصائے تناسل کاٹنا
- خواتین کو نقصان پہنچانے کی روایات
- غیر ازدواجی تشدد یا استحصال

کمیونٹی کی جانب سے ہونے والا جنسی، جسمانی یا نفسیاتی تشدد

- عصمت دری
- جنسی زیادتی
- تعلیمی اداروں یا کام کرنے کی جگہ پر جنسی طور پر ہراساں کرنا یا دھمکی دینا
- انسانی اسمگلنگ یا عصمت فروشی

وِکٹم یا سروائیور / شکار یا متاثرہ

یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ کون سی اصطلاح مناسب ہے "ریپ وِکٹم" یا "ریپ سروائیور" اور اس سے کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

وِکٹم (شکار): کا لفظ فرد کی حوصلہ شکنی کر سکتا ہے۔

سروائیور (متاثرہ): کا لفظ ہونے والے سانحے کے خلاف لڑنے یا مذاحمت کرنے کی قوت دیتا ہے۔

مرحلہ ۳: شرکاء کو متعارف کروایا جائے کہ تحقیق کے دوران کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا چاہیے۔

کیا نہیں کرنا چاہیئے	کیا کرنا چاہیئے
۔ متاثرہ پر الزام لگانا	حقائق کی تلاش
۔ ناکافی حقائق	نقصان کو کم سے کم کرنا
۔ توہین آمیز زبان کا استعمال	متاثرہ کے لئے حساسیت
۔ حملہ کے بارے میں تفصیلات	

پانچواں سیشن: تھانوں میں صنفی علیحدگی کی وجہ سے دی پیش مشکلات کو اجاگر کرنا۔

مقصد

☆ خواتین پولیس اہلکاروں کے مردوں کے شانہ بشانی کام کرنے اور علیحدگی میں کام کرنے کے دوران پیش آنے والے مسائل کا جائزہ لینا

درکار وقت: ۳۰ منٹ

درکار وسائل: پروجیکٹر (انڈو ویجوئل لینڈ کی ڈاکومنٹری)

طریقہ کار

مرحلہ۱: انڈو ویجوئل لینڈ کی جانب سے بنائی گئی خواتین پولیس پر ڈاکومنٹری دکھائی جائے

مرحلہ۲: سہولت کار وضح کرے کہ انفرادی طور پر پولیس کے تھانوں میں صنفی شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے انکا اہم کردار کیا ہے

مرحلہ۳: کس طریقے سے خواتین کو درپیش مسائل کو کم کرنے کے لیے اقدامات لیے جاسکتے ہیں اس پر بحث کی جائے اور اہم اقدامات کو اجاگر کیا جائے۔

چھٹا سیشن: تھانوں میں صنفی طور پر جامع ماحول

مقصد

☆ خواتین پولیس اہلکاروں کے مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے اور علیحدگی میں کام کرنے کے دوران پیش آنے والے مسائل کا جائزہ لینا۔

درکار وقت: ۶۰ منٹ

درکار وسائل: براؤن شیٹ اور مارکر

طریقہ کار

مرحلہ۱: شرکاء میں سے دو لوگوں کو منتخب کیا جائے اور ہر ایک کو درج ذیل عنوان دیا جائے۔

- خواتین پولیس کو تھانوں میں درپیش مسائل یا مشکلات
- خواتین پولیس کو فیلڈ میں درپیش مسائل اور مشکلات

مرحلہ۲: باقی شرکاء کو دو گروپوں میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروپ کے شرکاء اپنے تجربے کی بنیاد پر ایک ایک پریزنٹر کو تجاویز دے۔ ایک گروپ جب ایک پریزنٹر کو فیڈ بیک دے تو پھر وہ دوسرے پریزنٹر کو تجاویز دے۔

مرحلہ۳: دونوں پریزنٹر تجاویز کی روشنی میں اپنی پریزنٹیشن تیار کریں اور پریزنٹ کریں۔

مرحلہ۴: سیشن کے اختتام پر شرکاء سے مندرجہ ذیل پر تجویز لی جائے۔

- مرد پولیس اہلکار اور ساتھی پولیس کے طور پر مسئلے کے حل کے لیے میں کیا کردار ادا کر سکتا ہوں؟
- میں ایک خاتون پولیس اہلکار ہونے کے ناطے ساتھی مرد پولیس اہلکاروں سے کیا توقع رکھتی ہوں؟

دوسرا دن

پہلا سیشن: پاکستان کے آئین میں خواتین کے حقوق

مقصد

☆ شرکاء میں پاکستان کے موجودہ خواتین کے حوالے سے قوانین پر فہم اور ادراک کو بڑھانا۔

درکار وقت: ۴۰ منٹ

درکار وسائل: پاور پوائنٹ پریزنٹیشن (ضمیمہ ۲)، پروجیکٹر

طریقہ کار

مرحلہ ۱: پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کا استعمال کرتے ہوئے خواتین سے متعلق قوانین بیان کیے جائیں۔

مرحلہ ۲: سہولت کار پاکستان کے تناظر میں صنفی بنیادوں پر بنائے گئے قوانین پر روشنی ڈالے۔ خواتین سے متعلق قوانین اور ان کے قانونی حقوق کو آرٹیکل نمبر کے ساتھ واضح کیا جائے۔

مرحلہ ۳: موجودہ قوانین اور ان پر عمل درآمد کے حوالے سے بحث کی جائے۔

دوسرا سیشن: ڈومیسٹک اور بین الاقوامی قوانین کا تجزیہ کرنا۔

مقصد

☆ پاکستان میں خواتین کے قوانین اور بین الاقوامی قوانین میں مماثلت تلاش کرنا۔

درکار وقت: ۸۰ منٹ

درکار وسائل: خواتین سے متعلق قوانین کے ہینڈ آوٹ، دھاگہ، براؤن شیٹ اور مارکر۔

طریقہ کار

مرحلہ ۱: شرکاء کو تین سے چار گروپوں میں تقسیم کیا جائے اور سرگرمی کے بارے میں تفصیل سے بتایا جائے (ہر گروپ کو الگ الگ مقامی اور بین الاقوامی قوانین دیے جائیں)۔ تمام شرکاء کو قوانین کی کاپیاں دی جائیں۔

مرحلہ ۲: شرکاء کو قوانین میں موجود شقیں لکھنے کو کہا جائے۔

مرحلہ ۳: ہر گروپ براؤن شیٹ پر قوانین کی شقیں لکھ کر بورڈ پر لگا دے، اور اب تمام شرکاء کو کہا جائے کہ ہر شیٹ میں موجود قوانین میں جہاں جہاں مماثلت دکھائی دے اسکو دھاگے کی مدد سے ملائیں۔

مرحلہ ۴: مماثلت اور تفریق ثقافتی پہلوؤں کی وجہ سے ضروری پر بحث کی جائے۔

تیسرا سیشن: صنفی شمولیت یا جامعیت اور ایکٹو لسننگ کی اہمیت

مقاصد

☆ شرکاء کی صنفی جامعیت یا شمولیت پر احساسات کا اظہار کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کرنا۔

☆ شرکاء کی سننے کی مہارت بہتر بنانا۔

درکار وقت: ۳۰ منٹ

طریقہ کار

مرحلہ۱: شرکاء کو جوڑوں میں تقسیم کریں اور ہر جوڑے کو صنفی شمولیت یا جامعیت پر ایک عنوان دیں۔

مرحلہ۲: ہر جوڑا اس عنوان پر اپنے تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار اپنے دوسرے پارٹنر سے کرے۔

مرحلہ۳: دوسرا پارٹنر اپنے پہلے پارٹنر کے خیالات کو تمام شرکاء کے سامنے پیش کرے۔

مرحلہ۴: سہولت کار اس بات پر توجہ دلائے کہ کیسے دوسرے کی بات کو توجہ سے سننے سے ماحول کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

تیسرا دن

پہلا سیشن: خواتین اور مخنث سے متعلق کیس کے لیے کمیونیکیشن کی مہارت اور توجہ سے سننے کی مشقیں

مقصد

☆ شکایات درج کرنے اور خواتین اور مخنث کے کیسوں کو سننے کے لیے مہارتوں کو بڑھانا

درکار وقت: ۳۰ منٹ

درکار وسائل: کاغذ، قلم یا مارکر

طریقہ کار

مرحلہ۱: شرکاء کو تین جوڑوں میں تقسیم کیا جائے۔

مرحلہ۲: ہر جوڑے کو انٹرویو کرنے کے لیے ایک ایک عنوان (خاتون یا مخنث سے کمیونٹی میں ہراساں کیے جانے کا کیس) دیا جائے

- متاثرہ (خاتون یا مخنث) کا انٹرویو
- مجرم کا انٹرویو (مرد)
- عینی شاہد کا انٹرویو (عورت)

مرحلہ ۳: ہر جوڑا انٹرویو کا رول پلے کرے

مرحلہ ۴: سہولت کار اس پر بحث کروائے کہ کس طریقے سے انٹرویو کو مزید صنفی طور ہر حساس بنایا جا سکتا ہے

دوسرا سیشن: خواتین اور مخنث سے بات کرتے وقت ٹون کا خیال رکھنا

مقصد

☆ خواتین اور مخنث سے بات چیت کرنے کی صلاحیتوں کا صنفی حساسیت کے لحاظ سے بہتر بنانا

درکار وقت: ۲۰ منٹ

درکار وسائل: کاغذ اور پنسل

طریقہ کار

مرحلہ ۱: تمام شرکاء پیپر پر تین جملے لکھیں، ایک خاتون پولیس اہلکار یا افسر کے لیے اور ایک ایک شہری خاتون اور مخنث کے لیے۔

مرحلہ ۲: ہر ایک کو ان جملوں کو تین ذیلی طریقوں یا انداز (ٹون کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ) سے بولنے کا کہا جائے۔

- کم شدت سے
- درمیانی شدت سے
- انتہائی شدت سے

مرحلہ ۳: شرکاء سے درج ذیل سوالات پوچھے جائیں

- مختلف شدت سے پڑھنے سے جملے کیا تاثر دے رہے تھے؟

۔ کون سی شدت میں عام طور پر بات کرنی چاہیۓ؟

۔ تمام ٹونز کی شدت سے آپ کو کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا؟

۔ آواز کے اتار چڑھاؤ اور شدت کے اثرات کیا ہیں؟

مرحلہ۴: سہولت کار آواز کے اتار چڑھاؤ کی اہمیت اور اثرات پر بات کرے۔

تیسرا سیشن : صنفی بنیادوں پر (خواتین اور مخنث کے) تشدد کے کیس

مقصد

☆ خواتین اور مخنث کے کیسوں کے دوران ہمدردی سے بات کرنے کو فروغ دینا۔

درکار وقت: ۹۰ منٹ

طریقہ کار

مرحلہ۱: شرکاء کو چار گروہوں میں تقسیم کریں اور ہر گروہ کو درج ذیل میں سے ایک ایک عنوان دیں۔

۱۔ عصمت دری سے متاثرہ۔

۲۔ مخنث پر حملہ

۳۔ گھریلو تشدد

۴۔ مخنث کا امتیازی سلوک کے خلاف مقدمہ درج کروانا۔

مرحلہ۲: ہر گروپ کو عنوان پر تیاری کرنے کے لیے ۱۰ منٹ دیے جائیں۔

مرحلہ۳: ہر گروپ رول پلے کر کے عنوان کو بیان کرے گا کہ کیا واقع پیش آیا ہے گروپ کے شرکاء میں ہی پولیس اور شہریوں کا کردار موجود ہوں گے۔

مرحلہ۴: تمام گروپ کے رول پلے کے آخر میں فیڈ بیک اور بہتری کی گنجائش پر بات کی جائے۔

چوتھا سیشن: انسانی اور آئینی حقوق کی روشنی میں پولیس اسٹیشن میں اپنائے گئے طرزِ عمل کا جائزہ لینا

مقصد

☆ سندھ کے پولیس تھانوں میں رائج قوانین، پالیسیوں اور طرزِ عمل کو مدِنظر رکھتے ہوئے پولیس افسران کے فہم و ادراک کا اندازہ لگانا

درکار وقت: ۶۰ منٹ

طریقہ کار

مرحلہ۱: شرکاء کے درمیان مقامی قوانین، پالیسیوں اور طرزِ عمل پر بحث کروائی جائے (ضمیمہ ا۔۱۱)

مرحلہ۲: شرکاء شناخت کریں کہ کون سے طرزِ عمل۔۔۔۔

- پر مناسب عمل درآمد ہو رہا ہے
- بہتری کی ضرورت ہے

مرحلہ۳: شرکاء تجاویز دیں کہ سندھ کے تمام پولیس تھانوں میں کہاں بہتری کی ضرورت ہے اور کہاں اقدامات کی ضرورت ہے۔

تربیتی پروگرام کے اختتام پر تمام سرگرمیوں کا اعادہ کیا جائے۔

ضمیمہ ۱

دقیانوسی تصورات یا جملے

- ☆ مرد روتے نہیں ہیں
- ☆ عورتیں غیبت کرتی ہیں
- ☆ عورتوں کی طرح نازک
- ☆ مردوں کی طرح طاقتور
- ☆ زر، زن اور زمین فساد کی جڑ ہیں
- ☆ پٹھان مرد
- ☆ کشمیری لڑکی
- ☆ برقعے والی عورتیں
- ☆ داڑھی والے مرد
- ☆ یہ گھر بسانیوالی عورت نہیں ہے
- ☆ طوائف کی کیا عزت
- ☆ کھسرے
- ☆ تھانے آنا اور شکایات درج کروانا تو اسکوروز کا کام ہے
- ☆ ایسی جگہ ٹرانسفر کروں گا کہ عقل آجائے گی
- ☆ بچے تمہاری بیوی نے پیدا کرنے ہیں تمہیں چھٹی کیوں چاہیئے
- ☆ تمہیں یہ اسائنمٹ کیوں چاہیئے؟ تمہارے بس کا کام نہیں ہے
- ☆ مردوں کے تھانے میں اسٹیشن ہاؤس آفیسر لگ کر کیا کروگی؟
- ☆ تم مرد ہو کر یہ کیس لینے سے انکار کررہے ہو
- ☆ بندوق اٹھالوگی؟ یہ تم سے زیادہ بھاری ہے
- ☆ تفتیش کرلوگی؟
- ☆ کام نہیں کرسکتی تو گھر رہو اور بچے پالو
- ☆ ہجڑوں کا تو کام ہی ناچ گانا کرنا ہے

صنفی حساس اصطلاحات کا استعمال[۲۰]

الفاظ	متبادل الفاظ	وجوہات
آدمی	شخص یا فرد	کسی کا حوالہ دیتے ہوئے غیر جانبدارانہ الفاظ کا استعمال کیا جائے
مرد پولیس	پولیس افسر	پولیس افسر کو مخاطب کرتے ہوئے غیر جانبداری کا اظہار کیا جائے
چیئر مین	چیئر پرسن	چیئر مین کا لفظ یہ تاثر دیتا ہے کہ اس پوسٹ پر مرد ہی ہوسکتا ہے
مینگ ٹیبل	اسٹافنگ ٹیبل	مینگ ٹیبل کا لفظ یہ تاثر دیتا ہے کہ مرد حضرات کے لیے مخصوص ہے
اوسط درجے کے مرد	اوسط درجے کے لوگ	مرد لفظ کا استعمال مخصوص صنف کا تاثر دیتا ہے
فائر مین	فائر فائٹر	لفظ یہ تاثر دیتا ہے کہ اس پر مرد ہی ہوسکتا ہے
لڑکے اور لڑکیاں، مرد اور عورتیں	لڑکے اور لڑکیاں، مرد اور عورتیں	بالغوں کے گروپ کا حوالہ دیتے وقت متوازی الفاظ کا استعمال کریں
خاتون یہاں بیٹھیں بی بی انتظار کریں باجی جی، ماں جی، بھائی صاحب، انکل	محترمہ، مس، مادام، سر، محترم	مناسب الفاظ اور لہجے کا استعمال کریں
عورتوں/مردوں کی طرح چوڑیاں پہن لو کھسروں والی حرکتیں	مثل دیں۔۔۔۔۔	دقیانوسی جملے اور غیر جانبدارانہ رویے سے اجتناب کریں

[۲۰]Adopted from UN Police Gender Toolkit, 2015, Retrieved from: http://repository.un.org/bitstream/handle/11176/387374/United%20Nations%20Police%20Gender%20Toolkit%20Handbook.pdf?sequence=51&isAllowed=y Date of Access: March 7, 2018

ضمیمہ ۲

خواتین سے متعلق قوانین کی فہرست (پاکستان پینل کوڈ اور کرمنل پروسیجر کوڈ میں ترامیم) صوبائی اور وفاقی سطح کے قوانین

وفاق کی سطح کے قوانین

1. Hadood Ordinance (Offences of Qazaf), 1979 (Section 7, 14).
2. Qiyas & Diyat Ordinance, 1997 (PPC: 310).
3. Criminal law (Amendment) Act-2004 (PPC-295-C, 56 -B Cr. P.C, PPC 302, 310, 311)
4. Criminal law (Amendment) Act 2005 (PPC: 310-A, 332)
5. Protection of Women (Criminal Law Amendment) Act 2006 (Cr. P.C 167, 203-A, 203-B, 203-C PPC: 354, 354-A, 364 A, 365-B, 366-A, 366-B, 367A, 371A, 371B, 375(V), 493, 496A, 375, 376, 496 B, 496-C).
6. Acid Control / Acid crime Prevention (Criminal law Amendment) Act 2009 (PPC: 332, 336-A, 336-B)
7. The Protection Against Harassment at the Workplace Act, 2010
8. Criminal Law (Amendment) Act 2010 (PPC 309, 509)
9. Criminal Law (Third Amendment) Act 2011 (PPC: 310 A, 498-A,498-B,498-C, Cr. P.C 497)
10. Criminal law (Amendment) Act-2016 (PPC: 82,83,292-A,292-B,292-C,328-A,369-A ,377 A)
11. Criminal Law (Amendment) Act-2016 Offenses related to Rape and Honour Crimes; (PPC-55,PPC-166,PPC-186,PPC -376 A, Cr. P.C 53 A,154,161 A,164 A ,B)
12. Equal Rights of Women Prisoners written in Cr. P.C & Jail Manual

Right Provided to Women under Family Laws

13. The Dissolution of Muslim Marriage Act, 1939 , Section 2
14. Muslim Family Laws Ordinance, 1961, Section 5,6,7, 8, 9, 10
15. The West Pakistan Family Courts Act, 1964, Section 5, 17-A,
16. The Guardians and Wards Act , 1890

17. Family Law Courts, (Amendment) Act, Child Marriage Restraint Act, 1929

18. Dowry and Bridal Gifts (Restriction) Act, 1976, Section 3, 6, 9

صوبائی سطح کے قوانین (سندھ)

A. Women Protection Laws

1. Sindh Child Marriage Restraints Act of 2013 (penalises marriage of both males and females below the age of 18 years);
2. Domestic Violence (Prevention and Protection) Act of 2013 (provides for, inter alia, formation of; commission mandated with extraordinary powers of "suo motu" on the issues of domestic violence, protection committees at district level and appointment of protection officers);
3. Sindh Commission on the Status of Women Act of 2015;
4. Criminal Law (Amend.) (CLA) 2004 (PPC 302);
5. CLA (2006) (PPC 365 B, 371 A, 371 B, 364 A, 375(V));
6. CLA 2010 (PPC 309);
7. CLA 2011 (PPC 310 A, 498 A, 498 B, 498 C);
8. Sindh Human Rights Protection Act-2011
9. Sindh Hindu Marriage Registration Act-2016
10. The Code of Criminal Procedure (Sindh Amendment Act)-2017 (CLA 2016 (Offenses related to Rape and Honour Crimes)) (Cr. P.C: 156-C Mandatory DNA Testing in Rape cases,156-D,Preservation of DNA Evidence)

B. Juvenile Justice System and Child Protection

1. Sindh Children Act-1955 (special offences with regards to children section 48-58) with co-relation to girl child)
2. Juvenile Justice System Ordinance 2000 and 2002 Sindh Rules with latest amendments;
3. Criminal Law (Amend.) 2016 (PPC 292 A, B, C Child Seduction, Pornography, 377 A Child Sexual Abuse, 328 A Cruelty to Child, 369 A Human Trafficking);
4. Sindh Child Protection Authority Act - 2011;
5. Sindh Human Rights Protection Act - 2011;

6. Sindh Child Marriage Restraint Act - 2013 (mentioned above in A (1));

7. Sindh Domestic Violence (Prevention and Protection) Act - 2013 (Woman, Children, Vulnerable which may include Transgender, Disabled or Elder person);

8. Sindh Bonded Labour Abolition Act - 2015;

9. Sindh Prohibition of Child Labour Employment Act - 2016;

10. Sindh Prohibition of Corporal Punishment Act - 2017;

11. Islamabad Capital Territory Child Protection Bill 2018 (protect children from violence, abuse, exploitation and neglect).

Constitutional Rights آئین میں موجود حقوق[۱۲]

1. Rights of life and liberty

a) Right to life and liberty (Art.9);

b) Safeguard as to arrest and detention (Art.10);

c) Right to fair trial (10-A)

d) Protection against retrospective1 punishment (Art.12); and

e) Protection against double punishment (Art.13).

2. Rights to Equality (irrespective of gender, race, religion, caste, residence)

a) Equality before law (Art. 25);

b) Right to free and compulsory education (25-A)

c) Equality regarding accessibility to public places (Art. 26);

d) Equality of employment (Art. 27); and

e) Inviolability of dignity of man (Art. 14)

f) Inadmissibility of confession under custodial torture (14(2)).

---

[۲۱]Retrieved from https://papers.ssrn.com/sol3/papers.cfm?abstract_id=2484371 Date of Access: March 13, 2018

صنفی کوئز

ہر سوال میں نشاندہی کریں کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان فرق کس بنیاد پر ہے۔ صنفی اعتبار سے (سماجی طور پر نمایاں کئے جانے والا فرق) یا پھر جنسی اعتبار سے (حیاتیاتی فرق)۔ درست جواب پر نشان لگائیں۔

سوال ۱۔ خواتین بچوں کو جنم دیتی ہیں، مرد نہیں۔

(صنف) (جنس)

سوال ۲۔ چھوٹی لڑکیاں نرم مزاج کی ہوتی ہیں اور چھوٹے لڑکے سخت مزاج کے۔

(صنف) (جنس)

سوال ۳۔ لڑکے سائنس اور ریاضی میں بہتر ہوتے ہیں اور لڑکیاں آرٹ اور ادب میں۔

(صنف) (جنس)

سوال ۴۔ زراعت کے شعبہ میں خواتین کارکنوں کو مردوں کی اجرت کے مقابلہ میں صرف ۴۰ سے ۶۰ فیصد ادا کیا جاتا ہے۔

(صنف) (جنس)

سوال ۵۔ خواتین بچوں کو فطری طور پر دودھ پلاسکتی ہیں جبکہ مرد صرف بوتل سے دودھ پلا سکتے ہیں۔

(صنف) (جنس)

سوال ۶۔ قدیم مصر میں مرد گھروں میں رہتے تھے اور بنائی کا کام کرتے تھے جبکہ عورتیں خاندان کا بزنس سنبھالتی تھیں۔ خواتین جائیداد کی وارث بنتی تھیں، مرد نہیں۔

(صنف) (جنس)

سوال ۷۔ مردوں کی آواز سنِ بلوغت میں تبدیل ہو جاتی ہے، عورتوں کی نہیں۔

(صنف) (جنس)

سوال ۸۔ ۲۲۴ ثقافتوں کے ایک مطالعہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ۵ ثقافتوں میں مرد تمام کھانا بناتے ہیں جبکہ ۳۶ ثقافتوں میں عورتیں گھر کی تمام تعمیرات کرتی ہیں۔

(صنف) (جنس)

سوال ۹۔ اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق خواتین دنیا کا ۶۷ فیصد کام کرتی ہیں لیکن ابھی تک اس کام کی آمدنی دنیا کی آمدنی کا صرف ۱۰ فیصد ہے۔

(صنف) (جنس)

سوال ۱۰۔ بین البرلیمانی یونین کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا بھر میں صرف ۲۰ فیصد خواتین ارکانِ پارلیمنٹ ہیں جو دنیا میں اندازاً ۵۰ فیصد خواتین کی آبادی کی نمائندگی کرتی ہیں۔

(صنف) (جنس)

ضمیمہ۴

انڈویجوئل لینڈ کی خواتین پولیس کے حوالے سے ڈاکیومنٹری

ایلیمنٹس آف چینج: (http://www.dailymotion.com/video/x37cuh7#tab_embed

ضمیمہ۵

پڑھنے کے لیے تجاویز (آن لائن موجود مواد)

" Niaz A. Siddiki & Iqbal A. Detho (2014), Protecting Human Rights; Training Manual for Police Officers, Sindh.

" Rozan, Gender Sensitisation Module for Gender Trainers

" Rozan & National Police Academy, Attitudinal Change Module

" United Nations Police Gender Toolkit, 2015

" UN - Women & DCAF, Gender and Security Training Manual, 2012

" Oxfam, Gender Training Manual, 1994

ضمیمہ ۶

سندھ میں قائم سیل، ڈیسک اور خواتین تھانوں کی فہرست [۲۲]

۱۔ انسانی حقوق کے سیلز

انسانی حقوق کے سیلز کا قیام سٹینڈنگ آرڈر ۹/۲۳۵ کے تحت ۲۶ نومبر ۲۰۰۹ء کو کیا گیا تھا۔ ان کو سندھ کے تمام اضلاع اور زونز میں تمام ایس ایس پی افسران کے دفاتر میں قائم کیا گیا تھا۔ تاہم چند فعال ہیں جبکہ چند بہت غیر معمولی طور پر فعال ہیں۔ صورتحال، ضرورت اور تناظر کے مطابق بچوں، خواتین اور جبری مشقت کے مسائل کے لیے خصوصی یونٹ قائم کیے گئے ہیں۔

۲۔ بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے ڈیسک

بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے بنائے گئے ڈیسک خواتین کے تھانوں (کراچی، حیدرآباد، سکھر اور میر پور خاص) میں قائم کئے گئے ہیں۔ جبکہ دیگر اضلاع میں یہ مددگار ۱۵ پولیس لائنز میں قائم کیے گئے ہیں۔

۳۔ خواتین کے تھانے

- خواتین کے تھانے جن کو نوٹیفیکیشن جاری ہو چکا ہے: کُل سات تھانے ہیں جن میں سے حیدر آباد، لاڑکانہ، عمرکوٹ، میر پور خاص میں ایک ایک جبکہ کراچی میں ۳ (ایسٹ، ویسٹ اور ساؤتھ زون) تھانے ہیں۔
- خواتین کے تھانے جن کو نوٹیفیکیشن جاری نہیں ہوا: کل چار تھانے ہیں جو کہ خیر پور، دادو، مٹیاری (بھٹ شاہ)، نواب شاہ (نے نظیر آباد) میں ہیں۔
- خواتین کے کمپلینٹ سیل: ان کو انسانی حقوق کے سیلز کے تحت قائم کیا گیا۔ یہ وہاں قائم کیے گئے ہیں جہاں خواتین کے تھانے نہیں ہیں۔

۴۔ ویمن پروٹیکشن ڈیسک

ڈپٹی کمشنر کے حیدر آباد اور سکھر دفتر میں ڈپٹی کمشنز افسران کے حکم سے قائم کیے گئے ہیں۔

---

[۲۲]Shared By Iqbal Ahmed Detho in a consultative meeting conducted by Individualland in Sukkur on February 13, 2018

ادارے سے آگاہی

انڈ ویجوئل لینڈ پاکستان تحقیق پر مبنی ایک ادارہ ہے جو طرز حکمرانی، قانون کی بالادستی، میڈیا، پولیس اصلاحات، نوجوانوں کی ترقی، امن کے قیام اور جمہوریت کے فروغ کیلئے ۲۰۰۷ سے کوشاں ہے۔ انڈ ویجوئل لینڈ مختلف سرگرمیوں کے ذریعے تمام اسٹیک ہولڈرز کو اپنے پراجیکٹس میں شمولیت کا موقع فراہم کرتا ہے، جن میں کپیسٹی بلڈنگ ورکشاپس، فوکس گروپ ڈسکشنز، سیمینارز، میٹنگز، تحقیق پر مبنی مطبوعات، میڈیا کیمپینز، ڈاکیومنٹریز، آڈیومنٹریز اور ٹاک شوز وغیرہ شامل ہیں۔ انڈ ویجوئل لینڈ کے سٹاف میں تجربہ کار افراد شامل ہیں جو تحقیق، اڈوکیسی، مینیجمنٹ اور سہولت کاری میں مہارت رکھتے ہیں۔ انڈ ویجوئل لینڈ کے صوبائی کوارڈینیٹرز بہت سے اپنے اپنے اضلاع میں خدمات انجام دیتے ہیں۔

www.individualland.com/FIRM   info@individualland.com

Find us on Facebook and Twitter
INDIVIDUALLAND